سوال:- ڈپٹی نذیر احمد کی ناول نگاری کا تنقیدی جائزہ لیں!

جواب:- ڈپٹی نذیر احمد کے والد کا نام سعادت علی خان تھا اور وہ پیشے سے معلم تھے ان کے خاندان کے افراد پیرزادہ کہلاتے تھے۔ نذیر نے فارسی کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی تھی۔ نذیر بچپن سے ہی کافی ذہین تھے۔ انہوں نے انگریزی حکومت کے دور کے حالات کا بخوبی مشاہدہ کیا تھا۔ اس وقت کے حالات میں اپنے قوم کو راہ راست دکھانے کے لئے ہی انہوں ناولوں کا دامن ہموار کیا۔

نذیر نے داستانوں کی پیروی نہیں کی بلکہ ناول کو غیر فطری عناصر سے پاک کر کے سماج کا آئینہ بنایا۔ انہوں نے مقصدی اور اصلاحی ناول لکھے ہیں۔ سماج میں پھیلی ہوئی مختلف برائیوں پر قلم اٹھایا اور قومی زندگی کے مختلف گوشوں پر اصلاح کرنے کی سعی کی۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم نسواں کو موضوع بنانے کے ساتھ ساتھ درسگاہی اخلاقی بیوہ عورتوں کی شادی کے متعلق حسب ترتیب "مراۃ العروس" "بنات النعش" اور "ایامی" جیسے ناول لکھے۔ مسلمانوں کو انگریزوں کی اندھی تقلید کی برائیوں سے آگاہ کرنے کے لئے "ابن الوقت" بھی لکھا اور مسلمانوں میں پھیلی ہوئی بے دینی اور لامذہبیت کو دور کرنے کے لئے "توبۃ النصوح" کی تخلیق کی۔

نذیر احمد کے ناولوں کا بنیادی مقصد اصلاح معاشرت ہے۔ ان کے ناولوں کا موضوع غدر کے بعد کی صورت حال اور خاص طور پر اسلامی زندگی اور طرز معاشرت ہے۔ زندگی کی حقیقی تصویر ان کے یہاں ملتی ہے۔ ان کے ناولوں میں بیان کئے گئے محاسن اور عیوب دونوں ہی حقیقی ہیں۔ ان کے ناولوں کے نام خالص عربی ہیں۔ مراۃ العروس، بنات النعش، توبۃ النصوح اور رویائے صادقہ وغیرہ ایسے نام ہیں جو نامانوس ہیں۔ عام طور پر لوگ ایسے نامانوس ناموں کی وجہ سے ان ناولوں پر توجہ نہیں دیتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی ادبی حیثیت متعین کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔